سوال

(202) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور دریائے نیل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ واقعہ صحیح ہے کہ دریائے نیل نے جب بہنا بند کردیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف خط لکھا تھا۔ جب دریائے نیل میں آپ کا خط ڈالا گیا تو دریا کا پانی دوبارہ جاری ہوگیا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ واقعہ ''ابن لہیعۃ عن قیس بن حجاج عمن حدثہ'' کی سند کے ساتھ درج ذیل کتابوں میں مذکور ہے: فتوح مصر لابن عبدالحکم (ص ۱۵۰، ۱۵۱) کتاب العضمۃ لابی الشیخ (۴ ۱۴۲۴، ۱۴۲۵ ح۹۳۷) شرح اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ للالکائی (۲ ۴۰۱ ح۷۶ کرامات) وکرامات اولیاء اللہ (۶۶) [وتفسیر ابن کثیر (۳ ۴۶۴، السجدۃ: ۲۷) ومسند الفاروق (۱ ۲۲۳، ۲۲۴) البدایہ والنہایہ (۱ ۲۳)]

اس سند میں عبداللہ بن الہیعہ مدلس راوی ہے۔ (طبقات المدلسین ۱۴۰ ۵)

اور روایات معنعن ہے۔ قیس بن الحجاج تبع تابعی ہے۔ اس کے استاد کا نام معلوم نہیں ہے لہٰذا یہ سند ظلمات (میں سے) ہے۔

خلاصۃ القصہ: اس قصے کا خلاصہ یہ ہے کہ جب مصر فتح ہوا تو لوگوں نے سدینا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ ہمارا (دریائے) نیل اس سال صرف اسی وقت پانی سے چلے گا جب اس مہینے کی گیارہویں رات کو ایک لڑکی اس میں پھینکی جائے گی۔ تو سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام میں ایسا نہیں ہوسکتا۔ پھر انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو امیر المومنین نے جواب میں ایک رقعہ بھیجا جس پر لکھا ہوا تھا: ''اللہ کے بندے عمر کی طرف سے دریائے نیل کی طرف! اگر تو خود بخود بہتا تھا تو نہ بہہ اور اگر تجھے بہانے والا اللہ ہے تو میں اللہ واحد قہار سے دعا کرتا ہوں کہ تجھے چلادے۔'' جب رقعہ دریا میں ڈالا گیا تو وہ دس ہاتھ بلند ہوکر بہنے لگا۔

خلاصۃ التحقیق: یہ روایت ضعیف و مردود ہے لہٰذا یہ سارا قصہ بے بنیاد و باطل ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص471

محدث فتویٰ